احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 7 مئی 2004ء

روزنامہ
الفضل
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 7 مئی 2004ء، 16 ربیع الاول 1425 ہجری - 7 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 98

طریق اصلاح

حضرت ابوالدرداءؓ نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص کو برا بھلا کہہ رہے ہیں- معلوم ہوا کہ اس نے کوئی جرم کیا تھا- انہوں نے فرمایا اگر کوئی شخص کنوئیں میں گرے تو اس کو نکالنا چاہئے- برا بھلا کہنے کا کیا فائدہ- اسی کو غنیمت سمجھو کہ تم اس تکلیف سے محفوظ ہو-

(کنزالعمال جلد2 ص174)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں کسی شخص کی ذات سے عداوت نہیں ہے بلکہ صرف جھوٹے اور گندے خیالات سے دشمنی ہے۔ اس اصل کے ماتحت جہاں تک ذاتی امور کا تعلق ہے آپ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ نہایت درجہ مشفقانہ سلوک تھا اور اشد ترین دشمن کا درد بھی آپ کو بے چین کر دیتا تھا۔ چنانچہ جب آپ کے بعض چچازاد بھائیوں نے جو آپ کے خونی دشمن تھے آپ کے مکان کے سامنے دیوار کھینچ کر آپ کو اور آپ کے مہمانوں کو سخت تکلیف میں مبتلاء کر دیا اور پھر بالآخر مقدمہ میں خدا نے آپ کو فتح عطا کی اور ان لوگوں کو خود اپنے ہاتھ سے دیوار گرانی پڑی تو اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے وکیل نے آپ سے اجازت لینے کے بغیر ان لوگوں کے خلاف خرچہ کی ڈگری جاری کروادی۔ اس پر یہ لوگ بہت گھبرائے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک عاجزی کا خط بھجوا کر رحم کی التجا کی۔ آپ نے نہ صرف ڈگری کے اجراء کو فوراً رکوادیا بلکہ اپنے ان خونی دشمنوں سے معذرت بھی کی کہ میری لاعلمی میں یہ کارروائی ہوئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے اور اپنے وکیل کو ملامت فرمائی کہ ہم سے پوچھے بغیر خرچہ کی ڈگری کا اجرا کیوں کروایا گیا ہے۔ اگر اس موقعہ پر کوئی اور ہوتا تو وہ دشمن کی ذلت اور تباہی کو انتہا تک پہنچا کر صبر کرتا مگر آپ نے ان حالات میں بھی احسان سے کام لیا اور اس بات کا شاندار ثبوت پیش کیا کہ آپ کو صرف گندے خیالات اور گندے اعمال سے دشمنی ہے کسی سے ذاتی عداوت نہیں اور یہ کہ ذاتی معاملات میں آپ کے دشمن بھی آپ کے دوست ہیں۔

اسی طرح جب ایک خطرناک خونی مقدمہ میں جس میں آپ پر اقدام قتل کا الزام تھا آپ کا اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی آپ کے خلاف بطور گواہ پیش ہوا اور آپ کے وکیل نے مولوی صاحب کی گواہی کو کمزور کرنے کے لئے ان کے بعض خاندانی اور ذاتی امور کے متعلق ان پر جرح کرنی چاہی، تو حضرت مسیح موعود نے بڑی ناراضگی کے ساتھ اپنے وکیل کو روک دیا اور فرمایا کہ خواہ کچھ ہو میں اس قسم کے سوالات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اس طرح گویا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔

(سلسلہ احمدیہ۔ص 217)

مضمون نویسی میں اعزاز

✿ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد اطلاع دیتے ہیں۔ عید میلاد النبی ﷺ تقریبات 2004ء کے سلسلہ میں اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان نے سیرۃ النبی ﷺ کے بابرکت موضوع پر آل پاکستان مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا۔ جس میں جماعت احمدیہ، اسلام آباد کے ایک دوست مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب اول قرار پائے۔ اور انعام وسند کے مستحق قرار دیئے گئے۔ مکرم محمد یوسف بقاپوری صاحب مکرم مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے اور جماعت کیلئے مبارک کرے۔

عطایا برائے گندم

✿ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے- اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

طلباء و طالبات کیلئے
درخواست دعا

✿ آئندہ چند دنوں میں انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان بھر میں انٹرمیڈیٹ پارٹ ون اور ٹو کے مختلف بورڈز کے امتحانات کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ "O" اور "A" لیول کے امتحانات بھی شروع ہونے والے ہیں۔ تمام احمدی طلباء و طالبات جو یہ امتحانات دے رہے ہیں احباب جماعت ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اعلیٰ نمبروں سے کامیاب کرے اور انہیں اپنے خاندانوں اور جماعت احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

مشعل راہ

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں

جماعتی اور ملی کاموں کی اہمیت بیان کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

دوسری بات جو انہیں اپنے پروگرام میں شامل کرنی چاہئے وہ (۔) تعلیم سے واقفیت پیدا کرنا ہے۔ یہ ایک مذہبی انجمن ہے سیاسی نہیں اور اس لئے اصل پروگرام یہی ہے۔ باقی چیزیں تو ہم حالات اور ضروریات کے مطابق لے لیتے ہیں یا ملتوی کر دیتے ہیں۔

لیکن ہمارا اصل پروگرام تو وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے۔ لجنہ اماء اللہ ہو، مجلس انصار ہو، خدام الاحمدیہ ہو، نیشنل لیگ ہو، غرضیکہ ہماری کوئی انجمن ہو، اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے اور جب ہر ایک احمدی یہی سمجھتا ہے کہ قرآن کریم میں سب ہدایات دے دی گئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں تو اس کے سوا اور کوئی پروگرام ہو ہی کیا سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اصل پروگرام تو وہی ہے اس میں سے حالات اور اپنی ضروریات کے مطابق بعض چیزوں پر زور دے دیا جاتا ہے۔ لیکن جب روزے رکھے جا رہے ہوں تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ حج منسوخ ہو گیا بلکہ چونکہ وہ دن روزوں کے ہوتے ہیں اس لئے روزے رکھے جاتے ہیں۔ جب ہم کوئی پروگرام تجویز کرتے ہیں تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اس وقت یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے لئے یہ قرآنی نسخے ہم استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سارا پروگرام سامنے ہو اور اس میں سے حالات کے مطابق باتیں لے لی جائیں۔ لیکن اگر سارا پروگرام سامنے نہ ہو تو اس کا ایک نقص یہ ہوگا کہ صرف چند باتوں کو دین سمجھ لیا جائے گا۔

پس خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں اور چونکہ وہ خدام الاحمدیہ ہیں صرف اپنی خدمت کے لئے ان کا وجود نہیں اس لئے جماعت کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہئے۔

تیسری بات جو ان کے پروگرام میں ہونی چاہئے وہ آوارگی کا مٹانا ہے۔ آوارگی بچپن میں پیدا ہوتی ہے اور یہ سب بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری والدین اور استادوں پر ہوتی ہے۔ وہ چونکہ احتیاط نہیں کرتے، اس لئے بچے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مٹانے کے لئے کتنا انتظام کیا ہے کہ فرمایا بچے کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں .... اور تکبیر کہی جائے اور اس طرح عمل سے بتا دیا کہ بچہ کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع ہونی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا ہے کہ بچوں کو .... اور عید گاہوں میں ساتھ لے کر جانا چاہئے۔ خود آپ کا اپنا طریق بھی یہی تھا۔ آج کل تو یہ حالت ہے کہ سترہ اٹھارہ سال کا نوجوان بھی بے ہودہ حرکت کرے تو والدین کہہ دیتے ہیں کہ ابھی "نیانا" یعنی کم عمر ہے۔ لیکن ادھر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عباسؓ حدیثیں سناتے ہیں جبکہ ان کی عمر صرف تیرہ سال کی ہے۔ امام مالکؒ کے درس میں امام شافعیؒ شریک ہونے کے لئے گئے۔ ان کے درس میں بیٹھنے کے لئے یہ ضروری شرط تھی کہ طالب علم قلم دوات لے کر بیٹھے اور جو کچھ وہ بتائیں، نوٹ کرتا جائے۔ امام شافعیؒ کی عمر اس وقت صرف نو سال کی تھی۔ امام مالکؒ نے انہیں بیٹھے دیکھا تو کہا بچے تم کیوں بیٹھے ہو؟ امام شافعیؒ نے جواب دیا کہ درس میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں۔ آپ نے پوچھا کہ اب تک کیا پڑھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ یہ پڑھ چکا ہوں۔ اس پر امام مالکؒ نے کہا تم بہت کچھ پڑھ چکے ہو مگر میرے درس میں بیٹھنے کا یہ طریق نہیں۔ یہاں تو قلم دوات لے کر بیٹھنا چاہئے۔ امام شافعیؒ نے کہا کہ میں کل بھی بیٹھا تھا۔ آپ دوسرے طلباء سے مقابلہ کرا لیں۔ امام صاحب نے سوال کیا اور انہوں نے ٹھیک جواب دیا۔ امام صاحب کی عادت تھی کہ اگلے روز نوٹوں کو سنتے اور کوئی غلطی ہوتی تو اس کی اصلاح کر دیتے تھے۔ اس دن جو انہوں نے گزشتہ نوٹ سننے شروع کئے تو جب پڑھنے والا غلطی کرتا امام شافعیؒ جھٹ اس کو ٹوک دیتے کہ امام صاحب نے یوں نہیں بلکہ یوں فرمایا تھا۔ چنانچہ امام مالکؒ نے ان کو بغیر قلم دوات کے اپنے درس میں بیٹھنے کی اجازت دے دی حالانکہ اور کسی کو اس کی اجازت نہ تھی۔ یہ بات کیوں تھی اس لئے کہ ماں باپ نے شروع میں ہی ان کو علم کے حصول میں لگا دیا تھا۔ مگر ہمارا "نیانا پن" یعنی بچپن اٹھارہ بیس سال تک نہیں جاتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں عمر کے دو ہی حصے سمجھے جاتے ہیں۔ ایک وہ جب بچہ سمجھا جاتا ہے اور ایک وہ جب وہ بیکار بوڑھا ہوتا ہے اور اس طرح کام کا کوئی وقت آتا ہی نہیں۔ یہ بہت حماقت کی بات ہے کہ بچوں کو چھوٹا سمجھ کر انہیں آوارہ ہونے دیا جائے۔ اگر بچوں سے صحیح طور پر کام لیا جائے تو وہ کبھی آوارہ ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر انہیں گلیوں اور بازاروں میں آوارہ پھرنے کی بجائے مجلسوں میں بٹھایا جائے تو بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

میری تعلیم تو کچھ بھی نہ تھی لیکن یہ بات تھی کہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں جا بیٹھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کی مجلس میں چلا جاتا تھا۔ کھیلا بھی کرتا تھا۔ مجھے شکار کا شوق تھا۔ فٹ بال بھی کھیل لیتا تھا۔ لیکن گلیوں میں بیکار نہیں پھرتا تھا بلکہ اس وقت مجلسوں میں بیٹھتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ تھا کہ بڑی بڑی کتابیں پڑھنے والوں سے میرا علم خدا تعالیٰ کے فضل سے زیادہ تھا۔ علم گدھوں کی طرح کتابیں لاد لینے سے نہیں آ جاتا۔ آوارگی کو دور کرنے سے علم بڑھتا اور ذہن میں تیزی پیدا ہوتی ہے۔

پس اساتذہ، افسران تعلیم اور خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ بچوں سے آوارگی کو دور کریں۔

(مشعل راہ جلد اول ص 103 تا 105)

پیمانِ وفا

خدام کی طرف سے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں

ضائع ہم آپ کا پیغام نہ ہونے دیں گے
سرنگوں پرچمِ ایمان نہ ہونے دیں گے

دام ہمرنگ زمیں لاکھ بچھائے باطل
طائرِ دل کو تہہ دام نہ ہونے دیں گے

اپنے اعمال کی تقویٰ پہ بنا رکھیں گے
دعوتِ فسق کبھی عام نہ ہونے دیں گے

بڑھتے جائیں گے سوئے منزلِ مقصود
راہ میں سست کبھی گام نہ ہونے دیں گے

خدمتِ دیں کے عوض نفس کو اپنے ہرگز
ہم کبھی طالبِ انعام نہ ہونے دیں گے

آپ کے فیض سے چمکا ہے جو مہرِ انور
ہم اسے زیبِ رخِ شام نہ ہونے دیں گے

لاکھ طوفان اٹھیں ظلم کے لیکن دل کو
ناشکیب آپ کے خدام نہ ہونے دیں گے

آپ سے عہد جو باندھا ہے وہ انشاء اللہ
ہم کبھی رسوا سرِ عام نہ ہونے دیں گے

ارشاد احمد شکیب

روحانی اور دنیاوی ترقی

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موقع پر دوسرے روز کی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کے حوالہ سے بیان فرمایا کہ کنگ آف الاڈا کا محل پہلے اتنا خوبصورت نہیں تھا لیکن اب ہم ان کے محل کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کنگ نے بتایا کہ یہ سب تبدیلی خلیفۃ المسیح سے ملنے کے نتیجہ میں ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اللہ آپ کو روحانی ترقی بھی دے گا اور دنیاوی ترقی بھی دے گا۔ میں ان کی دعا کی طاقت کا اثر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ صرف ایک سال کے عرصہ میں جب سے میں خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں میرے تمام دشمن میرے دوست بن گئے ہیں اور اللہ میری تمام مشکلات حل کرتا جا رہا ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 مئی 2002ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

احمدی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دینی شعار کا عملی طور پر پابند ہو

دلوں کو فتح کرنے والی انقلاب انگیز نمازوں کا روح پرور تذکرہ

احمدیوں کے اندر رونما ہونے والی پاکیزہ تبدیلیوں نے بہتوں کو ہدایت کی راہ دکھائی

(قسط دوم آخر)

عبدالسمیع خان۔ ایڈیٹر الفضل

اس کے چہرے پر نور ہے

حضرت مولوی محمد الیاس صاحب نے جب احمدیت قبول کی تو لوگ عورتوں کو ان کی اہلیہ اشرف بی بی صاحبہ کے پاس بھیجتے کہ محمد الیاس قادیانی کافر ہو گیا ہے۔ اب تمہارا نکاح محمد الیاس سے ٹوٹ گیا ہے۔ تم اپنی والدہ کے گھر چلی جاؤ۔ (والد صاحب پہلے ہی فوت ہو گئے تھے) ہم تمہارا دوسرا نکاح کسی اور شخص سے کرا دیں گے۔ وہ ان عورتوں سے کہتی ایسا کیسا **کافر ہے؟ جو نمازیں پڑھتا ہے، تہجد کی نماز میں روتا ہے اور قرآن پاک ہر وقت پڑھتا رہتا ہے۔ اگر یہ کافر ہے تو میں بھی کافرہ ہوں، مجھے** ایسا ہی کافر خاوند چاہئے۔ جو مجھ سے بہترین سلوک کرتا ہو۔ بہت نیک پرہیزگار اور نمازی ہو۔

اشرف بی بی صاحبہ کے بیٹے بیان کرتے ہیں:

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں: میں ہر ایک کو یہ جواب دیتی کہ میں اپنے میاں کو دیکھتی ہوں، پہلے سے زیادہ نمازیں پڑھتا ہے، رات کو نمازوں میں روتا ہے، اس کے چہرہ پر ایک نور ہے، میں اس کو کیسے کافر کہوں؟ اور اگر کافر ایسے ہوتے ہیں، جن کے ایسے اعمال ہوں، تو مجھے ایسا کافر خاوند منظور ہے۔

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت استقامت دی اور میری بہترین رہنمائی فرمائی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ میری والدہ اکثر مجھے کہتیں کہ محمد الیاس پکا (مومن) ہے۔ ملاؤں کی باتوں میں ہرگز مت آنا۔

(حیات الیاس ص 40,30)

ولی اللہ بن گئے

خان بہادر سعد اللہ خان صاحب خٹک پشاور کے رہنے والے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر 1911ء میں بیعت کی اور بیعت کے بعد وہ تبدیلی اختیار کی کہ آپ ولی اللہ بن گئے۔ ایک دفعہ مالاکنڈ کے قدیمی دوست قاضی محمد احمد جان صاحب جو احمدیت کے مخالف تھے اور قابل عبرت سزا پا چکے تھے چند اور افسر ساتھ لے کر خان بہادر موصوف کے پاس بطور جرگہ آ گئے۔ اور کہا کہ خان صاحب ہم کو یہ سن کر کہ آپ احمدی ہوئے ہیں سخت صدمہ اور افسوس ہوا ہے۔ کیا اچھا ہو گا اگر آپ پھر توبہ کر لیں۔ خان بہادر صاحب نے جواب دیا کہ جب میں آپ کی طرح مسلمان تھا تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ صاحبان کی مہربانی سے نہ نماز پڑھتا نہ تہجد نہ قرآن کریم سے کوئی واقفیت یا تعلق تھا سارا دن تاش اور شطرنج میں گزرتا اور لڑکے آ کرناچتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے مولوی مظفر احمد صاحب کا جن کے **نیک نصائح اور پاک صحبت نے اس گندی زندگی سے بیزار کرا کر پابند نماز و تہجد کیا۔ اور درس قرآن کا شوق دلایا۔** اگر دین یہی تھا جو احمدیت کے ذریعہ حاصل ہوا اور دین دراصل وہ تھا جو میں آپ لوگوں کی رفاقت میں اختیار کر چکا تھا۔ تو مجھے یہ کفر اس دین سے پسندیدہ ہے اس پر وہ لوگ شرمندہ ہوئے اور اٹھ کر چلے گئے۔ (تاریخ احمدیت جلد 17 ص 406)

یہ کہاں کی گمراہی ہے

ماریشس میں یوسف جیوا اچھا صاحب 26 سال کی عمر میں احمدی ہوئے بیعت کے بعد نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد کا بھی التزام کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے ان کی والدہ صاحبہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو سمجھاؤ وہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر گمراہ ہو گیا ہے۔ والدہ نے کہا کہ میں تو **اس میں کوئی گمراہی نہیں دیکھتی بلکہ اس کے برعکس پہلے وہ مذہبی فرائض سے بے اعتنائی کرتا تھا اور اب وہ پنجگانہ نماز کے علاوہ نماز تہجد بھی پڑھنے لگا ہے۔ یہ کہاں کی گمراہی ہے۔**

(روزنامہ الفضل 30 مارچ 1978ء)

کس بات پر عاق کروں

حضرت شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کے قبول احمدیت کے بعد آپ پر مخالفت کے گویا پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اہلحدیث برادری نے قافیہ حیات تنگ کر دیا۔ اور تو اور آپ کی والدہ صاحبہ بھی آپ پر بہت سختی کرتی تھیں اور آپ کو عاق کرانے کے درپے ہو گئیں۔ آپ کے والد صاحب نے جواب دیا کہ **پہلے یہ دین سے سراسر غافل و بے پروا تھا مگر اب نمازی بلکہ تہجد گزار بن گیا ہے اسے میں کس بات پر عاق کروں۔**

(تاریخ احمدیت جلد 15 ص 15)

پرسوز قراءت

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اکتوبر 1898ء میں ایک رسالہ انگریزی میں شائع کیا اور گورنمنٹ انگریزی سے مراعات حاصل کرنے کے لئے امام مہدی کی پیشگوئی کا صریحاً انکار کیا اور حضرت مسیح موعود کو حکومت کا باغی قرار دیا۔

انگریزی رسالہ کی اشاعت پر انہیں چار مربعوں سے نوازا اور ان کی مخبریوں پر حضرت مسیح موعود کے خلاف اس کی مشینری فوری حرکت میں آ گئی۔ چنانچہ انگریز کپتان پولیس اور انسپکٹر پولیس (رانا جلال الدین صاحب) سپاہیوں کا ایک دستہ لے کر اکتوبر کے آخر میں بوقت شام قادیان پہنچ گئے اور سپاہیوں نے حضرت اقدس کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ کپتان اور انسپکٹر پولیس بیت الذکر کے کوٹھے پر چڑھ گئے۔ حضور اطلاع ملنے پر باہر تشریف لائے تو کپتان پولیس نے کہا ہم آپ کی خانہ تلاشی کرنے آئے ہیں۔ ہم کو خبر ملی ہے کہ آپ امیر عبدالرحمٰن خاں والی افغانستان سے خفیہ ساز باز رکھتے اور خط و کتابت کرتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ''یہ بالکل غلط ہے ہم تو گورنمنٹ انگریزی کے عدل و انصاف اور امن اور مذہبی آزادی کے سچے دل سے معترف ہیں اور ہم دین کو بزور شمشیر پھیلانے کو ایک بہتان عظیم سمجھتے ہیں لیکن اگر آپ کو شک ہے تو آپ بیشک ہماری تلاشی لے لیں البتہ ہم اس وقت نماز پڑھنے لگے ہیں اگر آپ اتنا توقف کریں تو بہت مہربانی ہو گی''۔

کپتان پولیس نے کہا کہ آپ نماز پڑھ لیں پھر تلاشی ہو جائے گی۔ چنانچہ سب سے قبل حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے (جو ان کی آمد پر کوٹھے پر ہی موجود تھے) خود ہی نداء دی اور نماز مغرب پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کا آخری رکوع پڑھا۔ حضرت مولانا کی جادو بھری آواز سن کر کوئی بڑے سے بڑا دشمن مسحور ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا مگر اس دن تو **نداء اور قراءت دونوں میں وہ بجلیاں بھری ہوئی تھیں کہ انگریز کپتان خدا کا پرشوکت کلام سن کر محو حیرت ہو گیا اور اس کی تمام غلط فہمیاں خود بخود دور ہو گئیں۔** وہ تلاشی وغیرہ کا خیال ترک کر کے نماز ختم ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت اقدس سے کہنے لگا کہ ''مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ ایک راستباز اور خدا پرست انسان ہیں اور جو کچھ آپ نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے۔ آپ لوگ جھوٹ بول نہیں سکتے۔ یہ دشمنوں کا آپ کے متعلق غلط پروپیگنڈا تھا۔ پس خانہ تلاشی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں۔'' اور یہ عرض کر کے وہ قادیان سے چل دیا۔ اور گورنمنٹ کو رپورٹ بھجوا دی کہ مرزا صاحب کے خلاف پراپیگنڈا سراپا غلط ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 39, 37)

مسحور ہو گئے

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی طرف سے کئے جانے والے مقدمہ حفظ امن کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود 13 فروری 1899ء کو بٹالہ اور پٹھانکوٹ تشریف لے گئے۔ اس سفر میں ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ:

''اتفاق ایسا ہوا کہ جس مقام پر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا خیمہ لگا ہوا تھا اس کے نزدیک ہی ایک مکان میں حضرت مسیح موعود جا کر قیام پذیر ہوئے۔ راجہ غلام حیدر خاں صاحب جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر ڈگلس کے مسل خواں تھے ان دنوں وہ پٹھانکوٹ میں تحصیلدار تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کے قیام کے اہتمام میں خاص حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان میں ایک میدان تھا جہاں حضرت مسیح موعود اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ مغرب کا وقت تھا مغرب کی نماز کے لئے حضرت مسیح موعود میدان میں تشریف لائے اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے۔ انہوں نے نماز میں جو قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کی بلند مگر خوش الحان اور اثر میں ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے کان میں پڑی وہ اپنے خیمہ کے آگے کھڑے ہوئے اور ایک انہماک کے عالم میں

کھڑے قرآن سنتے رہے جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کہ **میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے۔** اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔ کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقع دیں گے؟ راجہ غلام حیدر خان صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں چنانچہ اب کی دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھا دی گئی اور صاحب بہادر آ کر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور صاحب بہادر مسحور ہو کر جھومتے رہے"۔ (تاریخ احمدیت جلد 2 ص 47)

حضرت مولوی نور احمد صاحب لودھی ننگل بہت خوش الحان تھے۔ **فجر کی نماز میں بلند آواز سے تلاوت فرماتے تو عموماً سکھ لوگ گھوڑیوں پر گزرنے والے کافی عرصہ کھڑے تلاوت سنتے رہتے۔** (روزنامہ الفضل 19 جولائی 1989ء)

جیل میں امام بنالیا

حضرت مولانا ظہور حسین صاحب بخارا کو جاسوسی کے الزام میں روس کی جیلوں میں غیر انسانی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا مگر انہوں نے وہاں بھی عبادت کا جھنڈا سر بلند رکھا۔ وہ اپنی آپ بیتی میں تحریر فرماتے ہیں:

میں دن رات بس اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں مانگتا اور حسب عادت رات کو تہجد کے لئے اٹھتا۔ صبح کے وقت نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کرتا اور سورج طلوع ہونے کے بعد دو نفل ادا کرتا اور اللہ کریم سے اپنی حفاظت اور بچاؤ کی دعا مانگتا۔

اشک آباد جیل خانہ میں بہت سے ترک قیدی تھے۔ وہ مجھے روزانہ نماز پڑھتے اور قرآن شریف کی تلاوت کرتے دیکھتے تھے اور ان میں سے بہتوں کو مجھ سے شدید محبت ہوگئی۔

تاشقند جیل میں بہت سے مسلمان قیدی تھے انہوں نے مجھے اپنا امام منتخب کر لیا اور سب میری اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ بخارا جیل میں حکومت کے کارندوں کو عاجز پر اس قدر شک تھا کہ رات کو جب میں تہجد کے لئے اٹھتا اور نماز پڑھتا تو باہر جو سپاہی پہرہ پر مقرر ہوتا وہ کھڑکی سے اٹھ کر مجھے دیکھ کر شک کرتا کہ یہ بھاگنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اور چونکہ میری جگہ کمرہ میں کھڑکی کے ساتھ تھی اس لئے وہ میری حرکات بآسانی نوٹ کر لیتا تھا۔ دوسرے دن وہ صبح اپنے افسر کو اس امر کی اطلاع دیتا اور ایک دو افسر اسی کمرہ کے دروازہ اور کھڑکی کو غور سے دیکھتے کہ کہیں یہ بھاگ تو نہیں سکے گا۔ چنانچہ میرا ساتھی مجھے کہتا کہ یہ تیری نماز کو جو رات کو اٹھ کر پڑھتا ہے شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ کہیں قید خانہ سے بھاگنے کی کوشش تو نہیں کرتا"

(مولوی ظہور حسین مجاہد اول روس و بخارا مولفہ کریم ظفر ملک۔ ناشر سلیم ناصر ملک صفحات 44, 41,56,47)

میں نماز کے وقت نہیں آ سکتا

حضرت شیخ محمد شفیع صاحب بھیرہ کے رہنے والے اور محکمہ نہر میں ضلعدار تھے۔ ایک دن مہتمم نہر نے جو ہندو تھا آپ کو کسی کام کے لئے بلا بھیجا۔ جمعہ کی نماز کا وقت تھا۔ آپ نے جواب بھجوایا کہ میں نماز کے وقت میں نہیں آ سکتا۔

مہتمم نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر سے شکایت کر دی کہ حکم عدولی کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ:

نماز جمعہ کا وقت تھا اور اس اہم مذہبی فریضہ کے رہ جانے کا اندیشہ تھا۔

یہ جواب اس شان اور توکل سے دیا گیا کہ افسر نے اس ہندو سے باز پرس کی اور نماز جمعہ کے لئے مسلمان ملازمین کی خاطر ایک گھنٹہ کی مستقل رخصت محکمہ سے منظور کرادی۔

(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 89۔ فضل الرحمان بسمل 1972ء)

حضرت اماں جان کی نماز

1906ء میں ایک متدین خاتون۔ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب اپنے والدین اور سسرال والوں کے ساتھ قادیان آئیں، واپسی پر اس خاتون نے اپنے قلبی تاثرات وجذبات لکھے جو اخبار الحکم قادیان میں شائع ہوئے۔ موصوفہ نے لکھا:

"اب سنیئے مرزا صاحب کے ہاں دینداری کا کیا حال ہے نماز کے اوقات خاص کر قابل دید تھے۔ **بچہ** سے لے کر بوڑھے تک کیا مرد کیا عورت بڑے **خشوع وخضوع سے سربسجود نظر آتے تھے قادیان میں سوائے قرآن اور نماز پڑھنے کے کوئی دوسرا کام ہی نہیں** ...... میں دعویٰ سے کہتی ہوں کہ مرزا صاحب کے گھر کی دینداری بے نظیر ہے۔ میں اماں جان کی نماز کا چشم دید واقعہ بیان کرتی ہوں کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ان کے پاس کھڑی تھی اور اس نے دیکھا کہ آپ زار زار رو رہی ہیں اور منہ کے آگے دوپٹہ آنسوؤں سے تر ہو گیا مگر جھٹ دوپٹہ کا وہ پلہ پیچھے کر لیا کہ مبادا ریا نہ پایا جاوے اور اس خشوع خضوع سے نماز ادا کی کہ ہم حیران ہو گئیں ....

میرا مشاہدہ بتلاتا ہے کہ .... وہ مجسم رحم اور حلم کی تصویر ہیں"۔

(الحکم قادیان۔ 24 ستمبر 1906)

نماز کبھی نہیں چھوڑتے

پاکستان کے مشہور ادیب نقاد اور مورخ رئیس احمد جعفری حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر کافر بلکہ گمراہ کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ گمراہ اور کافر شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونماز ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 85 ص 13)

مدیر صدیق جدید مولانا عبدالماجد دریا بادی رقمطراز ہیں:

"سر ظفر اللہ خاں کے سیاسی حالات سے یہاں بحث نہیں۔ امتیازی چیز یہ ہے کہ اتنا بڑا اعزاز ایک کلمہ گو کو یہ مغربی اور مادی دنیا پیش کر رہی ہے یاد ہوگا۔ مجلس اقوام کی جنرل کی کرسی صدارت سے آیات قرآنی "رب اشرح لی صدری و یسرلی امری......"

کی تلاوت جنرل اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار انہی ظفر اللہ نے کی۔

اور چند سال ادھر جب مغربی پاکستان میں رات کے پچھلے پہر ریل کا ایک عظیم حادثہ پیش آیا تھا تو اس وقت بھی یہی ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان اپنے سیلون میں نماز تہجد ادا کرتے ہوئے پائے گئے"

(صدق جدید۔ 11 جنوری 63ء)

چوہدری صاحب کی پابندی نماز کی گواہی سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست نے بھی دی وہ لکھتے ہیں **آپ دینی شعار کے سختی سے پابند ہیں کبھی بھی نماز کو قضاء نہیں ہونے دیتے۔ اور آپ کی کوٹھی پر جب بھی نماز ہو تو نماز پڑھانے کے فرائض آپ کے ایک باورچی ادا کرتے ہیں** یعنی اپنے باورچی کی امامت میں نماز پڑھتے ہیں"۔

(اخبار ریاست دہلی 28 مئی 56 بحوالہ رفقاء احمد جلد 11 ص 191)

بیروت کے کثیر الاشاعت روزنامہ "بیروت المساء" نے لکھا:۔

ہم وزیر خارجہ پاکستان السید محمد ظفر اللہ خاں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ بیروت میں ان سے کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ ہم نے ان کی فصاحت وبلاغت سے پر لیکچر بھی سنا۔ آپ کا لیکچر سن کر ہمارا متاثر ہونا لازمی تھا۔ جب کہ اقوام متحدہ کی مجالس آپ کی زوردار تقاریر سن کر ورطہ حیرت میں پڑ چکی تھیں۔ ہم نے آپ کو قرآن مجید کے علوم بیان کرتے ہوئے سنا جس میں آپ نے شاعر کا یہ قول بھی بیان فرمایا:

و کل العلم فی القرآن لکن
تقاصر عنہ افھام الرجال

تمام علوم قرآن مجید میں موجود ہیں لیکن عام لوگوں کے فہم انہیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔

پھر ہم نے آپ کو "پالم تیوش" ہوٹل میں نماز تہجد پڑھتے اور عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے آپ کے پیچھے نماز میں آپ کے ساتھ بھی تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 15 ص 320)

ان جیسی نمازیں

حضور کے رفیق سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری فرماتے ہیں کہ:

بیعت سے پہلے میں نہ قرآن سے آشنا تھا نہ نماز کا عادی۔ بیعت کے بعد نماز تہجد کا بھی عادی ہو گیا۔ اور نماز میں ذوق اور شوق حاصل ہوا۔

1945ء میں جب آپ حج کے لئے تشریف لے گئے تو آپ پر عجیب وارفتگی کا عالم تھا۔ ایک عرب نے کہا کہ **میں نے ان جیسی نمازیں، دعائیں اور کار خیر کرتے ہوئے بہت کم لوگوں کو دیکھا ہے۔**

(رفقاء احمد جلد اول ص 212-251 از ملک صلاح الدین صاحب قادیان طبع اول۔ 1951ء)

اوامر کے پابند

جوش ملیح آبادی کی خود نوشت اردو کی نمایاں خود نوشتوں میں سے ہے۔ اس میں جوش صاحب نے ایک دوست کا ذکر کیا لکھتے ہیں:

"میاں محمد صادق دراز قامت ژرف نگاہ، شب رنگ، صباح طینت، لاہور کے باشندے..........

عقیدے کے لحاظ سے قادیانی، **نواہی سے بیزار، اوامر کے پابند، نماز پنجگانہ کے بغیر سانس لینے کو گناہ سمجھنے والے،** سخن سنج، شاعر نواز، اخلاص شعار، مردم شناس، عہدے کے اعتبار سے شب یلدا، اور پاکیزگی طبع وشرافت نفس کے نقطہ نظر سے صبح صادق! .... وہ شدت کے ساتھ دین دار تھے.........."

احمدی کون ہے

دیوان سنگھ مفتون "ایڈیٹر ریاست" دہلی نے تحریر فرمایا جہاں تک (دینی) شعار کا تعلق ہے ایک معمولی احمدی کا دوسرے (مومنوں) کا بڑے سے بڑا مذہبی لیڈر بھی مقابلہ نہیں کر سکتا کیونکہ احمدی ہونے کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور دوسرے (دینی) احکام کا عملی طور پر پابند ہو۔ چنانچہ **ایڈیٹر ریاست کو اپنی زندگی میں سینکڑوں احمدیوں سے ملنے کا اتفاق ہوا اور ان سینکڑوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا گیا جو کہ (دینی) شعار کا پابند اور دیانتدار نہ ہو۔**

(ریاست بحوالہ مسیح موعود اور جماعت احمدیہ انصاف پسند احباب کی نظر میں ص 323)

صدائے اللہ اکبر

علامہ نیاز فتحپوری لکھتے ہیں:

آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا (دین) کی صحیح تعلیم کی نشر واشاعت میں مصروف نہ ہو۔ اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے

اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ وافریقہ وایشیا کے ان بعید وتاریک گوشوں میں بھی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے چلے جارہے ہیں۔ (ملاحظات نیاز ص45)

ایک ہی کام

حضرت شیخ محمد دین صاحب تحریر فرماتے ہیں:

''ہنگل والا میں امیر خاں بلوچ نے ایک واقعہ حضرت خلیفۃ اول کے زمانہ کا سنایا کہ میں کسی غرض سے قادیان گیا تھا۔ وہاں مہمان خانہ میں رہتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ہر وقت ندائیں ہوتی تھیں۔ لوگ باقاعدہ نمازوں میں شامل ہوتے تھے اور جمعہ کے دن قادیانی احمدی سب چٹ پوشاک کے ہوتے تھے۔ **مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان لوگوں کو سوائے نمازیں پڑھنے کے اور کوئی کام ہی نہیں''۔**

(کیفیات زندگی ص19)

موثر نظارہ

1913ء میں ایک غیر احمدی صحافی محمد اسلم صاحب قادیان آئے اور چند دن قیام کر کے واپس گئے۔ انہوں نے واپسی پر اپنے تاثرات تفصیل سے شائع کرائے جن میں **صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی (بیت) میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلاتمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔** دونوں احمدی (بیوت) میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا موثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا۔

(تاریخ احمدیت جلد3 ص441)

قادیانی کردار

پاکستان کے سابق وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ بابر کا انٹرویو روزنامہ خبریں لاہور میں شائع ہوا۔ اس میں وہ بیان کرتے ہیں:

ایک بار مولانا ایک میٹنگ میں آیا۔ بات سے بات شروع ہوگئی۔ مولانا نے مجھ سے پوچھا کہ ''آپ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ باقاعدگی سے نماز پڑھتے ہیں میں نے جواب دیا کہ ''ہاں'' پھر کہنے لگے کہ آپ تلاوت کرتے ہیں میں نے کہا ہاں۔ مولانا نے کہا پھر شاید آپ قادیانی ہیں۔

میں نے مولانا سے پوچھا **مولانا آپ امامت کراتے ہیں۔ مولانا نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا آپ تہجد پڑھتے ہیں مولانا نے کہا ہاں۔ میں نے کہا تو پھر آپ کو قادیانی ہونے کا زیادہ حق پہنچتا ہے۔**

(روزنامہ خبریں لاہور 5 ستمبر 97ء اشاعت خاص صفحہ اول)

عبدالغفار ڈار صاحب

آزاد کشمیر کی طبی دنیا کے تین احمدی ستارے

تحریک آزادی کشمیر کے مشاہیر کا ذکر خیر الفضل کے ذریعہ سے احباب تک پہنچانا میری اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے۔ اس وقت صرف آزاد کشمیر حکومت کے ابتدائی طبی انتظام اور میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کا بطور خاص اس وجہ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جنگ آزادی کشمیر میں ہمارے ان احمدی مرحومین کا نام جب تاریخ کشمیر نے محفوظ کیا ہوا ہے تو ہم بھی کیوں نہ ان کو اپنی دعائے مغفرت میں یاد کریں اور ان کا ذکر کریں۔ مخالفین احمدیت نے چونکہ تحریک کشمیر میں ہمارے خلاف بہت سی بہتان طرازی کی ہے جس کا کسی قدر جواب میری کتاب داستان کشمیر میں موجود ہے اس وقت میں اپنے اس سہو کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں کہ آزاد کشمیر کے عوام الناس کو بھرپور طریقہ سے دوران جنگ کشمیر اور اس کے بعد بھی اس محکمہ کی جو خدمات حاصل رہی ہیں وہ عدیم النظیر ہیں عجیب اتفاق ہے کہ یکے بعد دیگرے پہلے تین ڈائریکٹر میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہمارے احمدی دوست تھے۔ سب سے پہلے دوران جنگ ہمارے ایک مجاہد جواں سال ڈاکٹر خواجہ بشیر محمود صاحب جنہیں اس زمانہ کے پونچھ کے عوام وخواص بلکہ بچوں تک بھی جانتے تھے انہیں شہزادہ کوٹھی راولپنڈی میں غازی کشمیر کا خطاب ملنے کے بعد یہ سعادت حاصل ہوئی کہ انہوں نے دن رات محنت کر کے اس محکمہ کو منظم کیا اور ان کی اپنی رہائش بھی اسی مرکزی دفتر میں مجاہدانہ طریق سے تھی کہ ایک دن کسی اتفاق سے راولپنڈی میں واقع ان کے بہت بڑے سرکاری میڈیکل سٹور کو آگ لگ گئی اس زمانہ میں فائر بریگیڈ کا بھی معمولی سا انتظام ہوتا تھا متعلقہ لوگوں نے جب آگ بجھانے کی کوشش کی تو شیر دل ڈاکٹر بشیر محمود مرحوم خود کھڑے کس طرح تماشائی بن کے رہ جاتے انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ وہ شعلہ زن آگ میں خود کود پڑے اور آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہوئے بدقسمتی سے خود ہی اس آگ کا شکار ہوگئے اور اتنے زخمی ہوئے کہ آخر اسی آتشزدگی کے واقعہ سے انہوں نے اپنی جان جان آفرین کے حوالے کردی اس نیک اور شیر دل ڈاکٹر بشیر محمود صاحب کا وہ واقعہ بھی اس وقت کے کشمیری اخبارات میں درج ہے کہ جب وہ پونچھ شہر کے قریب خود دریا میں نہا رہے تھے کہ اتنی دیر میں ان کے سامنے ایک شخص دریا میں گر گیا ڈاکٹر صاحب تند و تیز پانی کی خطرناک لہروں میں کود گئے اور اپنی جان خطرے میں ڈال دی اور اس شخص کو بچایا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سیالکوٹ شہر کے رہنے والے تھے ان کا اکلوتا فرزند خواجہ نصیر محمود دانی بھی تحریک آزادی کشمیر میں لاہور کے گنگا کیس میں بے گناہ ماخوذ ہوا اور سنگین سزا برداشت کرنے کے بعد بے گناہی کے اس جرم سے رہا ہو کر اب امریکہ کی ڈینور ریاست میں رہائش پذیر ہے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی بیوہ امۃ الہادی بیگم صاحبہ اپنی تین بیٹیوں کی اور ایک مذکورہ بالا فرزند کی ماں بقید حیات ہے ان کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور مددگار ہو۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس کے بعد شہزادہ کوٹھی میں واقع یہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ آزاد کشمیر گورنمنٹ جماعت احمدیہ کے معروف دوست ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب کی تحویل میں آ گیا حکومت آزاد کشمیر پاکستان کی حکومتی سرپرستی کے باوجود بے چارگی کے عالم میں تھی۔ بجٹ بہت محدود تھا۔ ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب نے اپنے وسائل اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے اس محکمہ کو اس وقت کے لحاظ سے نہایت منظم کیا اور پونچھ کے ایک ایک ضلع میں مرکزی دفاتر قائم کئے اور اس محکمہ کو کہاں سے کہاں پہنچایا۔ تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے صرف اس قدر عرض کردوں کہ یہ وہی ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب ہیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر بنے اور بدقسمتی یہ ہوئی کہ وہ پشاور شہر کسی ملی دورے پر گورنر سرحد اسلم خٹک صاحب کے ہاں رات کو مہمان تھے۔ کہ ایک حادثہ کا شکار ہو کر اللہ کو پیارے ہوئے ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب قادیان کے مشہور بزرگ دوست بابو اکبر علی صاحب کے فرزند تھے۔

اس کے بعد تیسرا اتفاق حسنہ یہ ہے کہ آزاد کشمیر کا یہ طبی محکمہ جبکہ پاکستان آرمی سے وابستہ تھا بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن صاحب کی سرپرستی میں آ گیا۔ میرا اپنا آنکھوں دیکھا حال ہے کہ وہ اپنی سرکاری جیپ پر سوار اکثر آزاد کشمیر کے دور افتادہ مقامات کے دورے کر کے جبکہ انہیں بعض مقامات پر اس زمانہ میں پیدل بھی چلنا پڑتا تھا اپنے محکمہ کی ذمہ داریاں کمال دیانتداری اور انسانی خدمت کے جذبے سے سرشار سرانجام دیا کرتے تھے۔

ان تینوں بہت پیارے دیانتدار نامور افسران کی خدمات کو خود اس زمانے کے ان کے جاننے والے بطور خاص یاد کرتے ہیں میں چونکہ تحریک آزادی کشمیر کے اصلی اور عملی مجاہدوں اور کارندوں کا تاریخ کے حوالے سے ذکر کرتا ہوں اس لئے جداگانہ طور پر ان کے حق میں اپنی عقیدت و محبت کا انہیں سلام پیش کرتا ہوں کہ ایسے ہی لوگوں نے دنیا میں اپنا نیک نام پیدا کر کے احمدیت کا بھی حق ادا کیا ہے اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو اور ان کے لواحقین سے بھی۔ آمین

واضح رہے کہ سرینگر میں تقسیم ملک سے قبل دو احمدی ڈاکٹر طبی خدمات سرانجام دیتے تھے ایک ڈاکٹر کیپٹن بشیر احمد صاحب مرحوم جو بعد میں ربوہ گول بازار میں تاوفات خدمت خلق کرتے رہے دوسرے یہی ڈاکٹر بشیر محمود صاحب مرحوم خواجہ جو پہلے عرصہ دراز تک پونچھ شہر میں نیک نام کماتے رہے۔ اس کے بعد سری نگر میں بطور ڈاکٹر نہ صرف اپنی کامیاب پریکٹس کر رہے تھے بلکہ تحریک آزادی میں اس طرح شامل ہوئے کہ یقیناً ان کی موت راہ مولیٰ میں ہی ہوئی ہے اب انہیں نہ صرف غازی کشمیر کے لقب سے بلکہ کشمیر کاز میں شہید کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ایں سعادت بزور بازو نیست۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ!

پکا نمازی تھا

مکرم کرنل (ر) ڈاکٹر رشید علی صاحب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق لکھتے ہیں۔

میں بھی لندن والے سلام سے واقف ہوں۔ میں خود وہاں جا کر مشینیں وغیرہ خریدا کرتا تھا اس شخص کا اس ملک پر احسان ہے کہ اس نے ابتدائی سالوں میں ہماری بے حد مدد کی۔ وہ ایک پکا نمازی...... تھا۔

(مضمون ''میں نے کہوٹہ بنتے دیکھا'' از کرنل (ر) قاضی رشید علی، روزنامہ اوصاف اسلام آباد 25 جون 1998ء)

ہاتھ سے کام کرنا ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنا یہ ہمارا طرہ امتیاز ہونا چاہئے۔ جیسے بعض قومیں اپنے اندر بعض خصوصیتیں پیدا کرلیتی ہیں۔ وہ قومیں جو سمندر کے کنارے پر رہتی ہیں۔ وہ نیوی میں بڑی خوشی سے بھرتی ہوتی ہیں۔ لیکن اگر انفنٹری میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو اس کے لئے ہرگز تیار نہیں ہونگے۔ اور اگر پنجاب کے لوگوں کو نیوی میں بھرتی ہونے کیلئے کہا جائے تو وہ اس سے بھاگتے ہیں۔ لیکن انفنٹری میں خوشی سے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کرینگے اگر کارخانوں میں کام نہ کرسکو تو ابتداء میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو جن میں لوہے کے پرزوں سے مشینیں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے ہل بناتے ہیں۔ پنگھوڑے، ریلیں اور اسی کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔ ایسی کھیلوں سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچوں کے ذہن انجینئرنگ کی طرف مائل ہونگے۔''

تعارف

احمدیہ گزٹ کینیڈا

اس وقت خاکسار کے سامنے جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی و دینی مجلہ ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کا نومبر و دسمبر 2003ء کا 212 صفحات پر مشتمل خصوصی شمارہ موجود ہے۔ اس مجلے کا تعارف کرانا مقصود ہے۔ اس شمارے میں جلسہ سالانہ برطانیہ اور جلسہ سالانہ کینیڈا کی تفصیلات اور ان مواقع پر ہونے والے مختلف خطابات کے مکمل متن بھی شامل کئے گئے ہیں۔ رنگین اور خوبصورت تاریخی تصاویر نے تو اس مجلے کو سجا دیا ہے بلکہ اس کی خوبصورتی اور رعنائی کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ مجلہ اردو اور انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے اس زیر نظر شمارے میں 81 صفحات اردو اور 131 صفحات انگریزی کے لئے مختص ہیں۔ اس طرح اس شمارے کے دو ٹائٹل ہیں۔ اردو حصے کا ٹائٹل 18 تصاویر اور 9 اللہ کے خوبصورت ناموں پر مشتمل ہے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے مختلف مناظر اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دل موہ لینے والی تصاویر اس ٹائٹل کی زینت ہیں۔

مجلے کے اردو حصے کا باقاعدہ آغاز قرآن کریم کی آیت اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے۔ دیگر مضامین درج ذیل ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا پرمعارف اقتباس ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء جس میں حضور انور نے جماعت پر ہونے والے افضال الٰہی کے نظاروں اور تائید الٰہی کے واقعات کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا ہے جماعت احمدیہ کینیڈا کے 27 ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی رپورٹ جس میں کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ بیشتر ممالک سے ساڑھے بارہ ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے شامل اشاعت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر خصوصی پیغام اس مجلہ کی افادیت میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس پیغام میں حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود کی ہدایات کو حرز جان بنائیں اور جو کچھ سنا ہے اور سیکھا ہے اس کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی کوشش کریں۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2003ء کے موقع پر علماء سلسلہ نے جو تقاریر کیں۔ ان کے متن مجلہ میں شائع کئے گئے ہیں۔ جن میں

☆ سیرت حضرت مسیح موعود از مکرم مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا۔

☆ سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد و دعوت الی اللہ

☆ دین حق کی عالمگیر فتح حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کی روشنی میں۔ از مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ ایڈمنٹن۔

☆ دین حق کا مستقبل خلافت سے وابستہ ہے از مکرم محمد طارق اسلام صاحب مربی سلسلہ وینکور۔

☆ بیت الاسلام، تخیل کی دنیا سے عالم رنگ و بو تک از مکرم بیرسٹر عبدالعزیز خلیفہ صاحب۔

☆ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کی بے مثال قربانیاں از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

میرا شفیق باپ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع از محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ

☆ آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ اور قیام صلوٰۃ از محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ۔

☆ سیرت حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ از مکرمہ حمیرا روحی احمد صاحبہ۔

☆ جماعت احمدیہ کا مالی نظام از مکرمہ عطیہ شریف احمد صاحبہ۔

اسی طرح اس مجلے کا انگریزی حصہ بھی جلسہ سالانہ کینیڈا کی رپورٹس، تقاریر اور تصاویر سے مزین ہے ان کے علاوہ زندگی کے بعد ایک نئی زندگی از لال خان ملک صاحب نائب امیر دوم جماعت احمدیہ کینیڈا جینٹک انجینئرنگ کا دینی تصور از ڈاکٹر محمد اسلم داؤد صاحب، خلیفہ کس طرح خدا کی طرف سے ہوتا ہے از مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب اور آنحضور ﷺ کا غیر مسلموں سے حسن سلوک از مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی انگریزی تقاریر بھی شامل کی گئی ہیں۔ مستقبل میں مکمل ہونے والے جماعت احمدیہ کینیڈا کے بعض پراجیکٹس کو خوبصورتی سے تصاویر کی مدد سے اس شمارے میں بیان کیا گیا ہے۔ کینیڈا کی بعض اہم شخصیات جلسہ میں شامل ہوئیں اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا ان کی تقاریر کے متن بھی انگریزی حصہ کی زینت ہیں۔

اس مجلہ کے مطالعہ سے جماعت احمدیہ کینیڈا کی روز افزوں ترقی کی ایک جھلک ملتی ہے۔ اس مجلہ کے مدیر اعلیٰ مکرم حسن محمد خان عارف صاحب اور مدیر مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب اور ان کی ٹیم نے اس شمارہ پر بہت محنت کی ہے۔ ان سب کی نگرانی مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے احسن رنگ میں سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(ایف شمس)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36293 میں نعیمہ شہزاد زوجہ شہزاد گلزار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گل روڈ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 24 تولے مالیتی -/169750 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نعیمہ شہزاد زوجہ شہزاد گلزار گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846 گواہ شد نمبر 2 شعیب احمد وصیت نمبر 29110

مسل نمبر 36294 میں عطاء المنعم درویش ولد عبدالباسط درویش قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 17-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد سائیکل -/3000 روپے۔ 3 عدد کلائی گھڑیاں مالیتی -/1200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء المنعم درویش ولد عبدالباسط درویش، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شعیب احمد وصیت نمبر 29110 گواہ شد نمبر 2 افضل احمد رؤف وصیت نمبر 27427

مسل نمبر 36295 میں مطہر احمد ولد طاہر احمد قوم رجپوات پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد سائیکل مالیتی -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مطہر احمد ولد طاہر احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن ولد اللہ رکھا گل روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 36296 میں جمال داؤد سونگی ولد داؤد احمد سونگی قوم سونگی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جمال داؤد سونگی ولد داؤد احمد سونگی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد عابد وصیت نمبر 22272 گواہ شد نمبر 2 ملک فرید احمد وصیت نمبر 32553

مسل نمبر 36297 میں صدف زبیر بنت ملک زبیر احمد قوم ملک پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی 2 تولے 9 ماشے مالیتی -/19000 روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صدف زبیر بنت ملک زبیر احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 ملک لقمان احمد وصیت نمبر 32554 گواہ شد نمبر 2 ملک فرید احمد وصیت نمبر 32553

مسل نمبر 36298 میں اعجاز احمد وڑائچ ولد چوہدری ظفر اللہ وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ رقبہ 2 کنال واقع مدد خلیل گوجرانوالہ مالیتی -/400000 روپے۔ کاروباری سرمایہ -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعجاز احمد وڑائچ ولد چوہدری ظفر اللہ وڑائچ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد درویش ولد عبدالمجید درویش وصیت نمبر 29109 گواہ شد نمبر 2 شیراز ظفر وڑائچ وصیت نمبر 28935

مسل نمبر 36299 میں فوزیہ اعجاز زوجہ اعجاز احمد وڑائچ قوم ملک اعوان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-6-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیور 26 تولے مالیتی -/182000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فوزیہ اعجاز زوجہ اعجاز احمد وڑائچ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 شیراز ظفر وڑائچ وصیت نمبر 28935 گواہ شد نمبر 2 رفیع احمد درویش وصیت نمبر 29109

مسل نمبر 36300 میں طاہر جاوید ولد جاوید احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خالد کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 26-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد طاہر جاوید ولد جاوید احمد گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحمٰن وصیت نمبر 26161 گواہ شد نمبر 2 شہزاد گلزار وصیت نمبر 28846

مسل نمبر 36301 میں محمد احمد ولد بشارت احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احمد ولد بشارت احمد پیپلز کالونی گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 طارق احمد طاہر وصیت نمبر 30614 گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید خاور ولد غلام رسول امیر پارک گوجرانوالہ

Colic Remedy
شدید پیٹ درد۔ گردہ، مثانہ، آنتوں، اپنڈکس
بفضل خدا بہترین رزلٹ گھر پر ضرور رکھیں۔
قیمت 10 روپے بذریعہ ڈاک بھی منگوائیں۔
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور اقصیٰ چوک ربوہ 213698

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ شعبہ تاریخ احمدیت لکھتے ہیں۔
جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے احمدی اور معروف قانون دان مکرم فیروز خان بٹ صاحب ایڈووکیٹ مورخہ 11۔اپریل 2004ء بروز اتوار بعمر 59 سال دل کے دورہ کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اسی روز احمدیہ قبرستان چونڈہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی مکرم حفاظت احمد نوید صاحب مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ آپ مکرم صوفی محمد اسماعیل بٹ صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ چونڈہ وامیر حلقہ کے بیٹے اور حضرت میاں رحیم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ آپ بڑے مخلص، ملنسار، مہمان نواز اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھنے والے وجود تھے۔ سیالکوٹ اور پسرور بار میں وکالت کرتے رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مظفر احمد بٹ صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ چونڈہ، مکرم شہزاد احمد بٹ صاحب حال مقیم جرمنی اور سات بیٹیاں مکرمہ شبانہ فیروز صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد بٹ صاحب جرمنی، مکرمہ فرزانہ فیروز صاحبہ اہلیہ مکرم راشد احمد بٹ صاحب چونڈہ، مکرمہ فرحانہ فیروز صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد بٹ صاحب جرمنی، مکرمہ ناہیدہ فیروز صاحبہ، مکرمہ مبشرہ فیروز صاحبہ، مکرمہ عطیہ فیروز صاحبہ اور مکرمہ صبا فیروز صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

✿ مکرم شکیل احمد ناصر صاحب ولد مکرم محمد شریف اعوان صاحب مرحوم دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں کہ میرے بڑے بھائی مکرم محمد کبیر ناصر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 6۔اپریل 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام محمد کریم ناصر تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم محمد شریف اعوان صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرم عبدالغفور صاحب سابق سیکرٹری مال دارالنصر غربی الف ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار لمبے عرصہ سے دل اور شوگر کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ اب نو دس ماہ سے پراسٹیٹ کی تکلیف ہے دل کے عارضہ اور شوگر کی وجہ سے آپریشن نہیں ہوسکا احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معجزانہ شفاء عطا فرمائے۔

✿ مکرم محمد طارق صفدر صاحب دارالنصر غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے تایا جان مکرم ماسٹر اللہ داد خان صاحب سابق صدر جماعت ننکانہ چند روز سے شدید علیل ہیں اور شیخ زاید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت وسلامتی کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ کا فضل عمر ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ ان کی طبیعت کافی خراب ہے۔ بحالی صحت اور پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

✿ مکرمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ دارالنصر غربی الف تحریر کرتی ہیں کہ خاکسار کے بہنوئی مکرم محمد اکبر آصف صاحب سابق زعیم انصاراللہ دارالعلوم غربی ربوہ حال کیلگری کینیڈا بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوران آپریشن اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم مبارک احمد نصیر صاحب اور مکرم اشفاق احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔ ہمارے بڑے بھائی مکرم میجر چوہدری مشتاق احمد ظہیر صاحب بعمر 79 سال مورخہ 21۔اپریل 2004ء کو جرمنی میں وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم موصی تھے ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا مورخہ 25۔اپریل 2004ء بروز اتوار محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے فرقان فورس اور حفاظت خاص میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ بہت مخلص نیک ہمدرد اور صالح تھے انہوں نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹیڑھے دانتوں کا فکسڈ بریسیز سے علاج کیا جاتا ہے۔
ڈینٹل سرجن
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس
0300-9666540
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد ستیانہ روڈ پیپلز کالونی
شام 6 بجے سے 10 بجے رات فون کلینک: 549093
مجید کلینک 3 گورونانک پورہ فیصل آباد
صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے فون کلینک: 614838

ربوہ میں طلوع وغروب 7 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	4:52
غروب آفتاب	6:55
وقت عشاء	8:27

سانحہ ارتحال

مکرم محمد شریف گھمن صاحب کارکن دار الضیافت ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میرے والد مکرم حمید احمد گھمن صاحب ولد مولوی فتح محمد صاحب گھمن (رفیق حضرت مسیح موعود) مورخہ 26۔اپریل 2004ء بروز سوموار بعمر 80 سال وفات پا گئے۔ نماز جنازہ مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مقامی قبرستان چک نمبر 347/T.D.A میں تدفین کے بعد مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے خالہ زاد بھائی مکرم وسیم احمد صاحب بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالمنان صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ مکرمہ رضوانہ منان صاحبہ کا واپڈا ہسپتال لاہور میں پتہ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب ربوہ میں نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے مقرر ہیں۔

☆ توسیع اشاعت الفضل ☆ وصولی چندہ الفضل و بقایاجات ☆ ترغیب برائے اشتہارات

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 8 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	خطبہ جمعہ: نشر مکرر
2-30 a.m	ترتیل القرآن
3:00 a.m	سیرت النبیؐ
3:40 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ: نشر مکرر
7-00 a.m	حکایات شیریں
7-30 a.m	سوال وجواب
8-30 a.m	گفتگو
8-50 a.m	مشاعرہ
9-50 a.m	خطبہ جمعہ: نشر مکرر
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-50 p.m	گفتگو
2-15 p.m	بیلن یونیورسٹی سے حضور کا خطاب
3-40 p.m	انڈونیشین سروس
5-00 p.m	تلاوت، خبریں
5-50 p.m	بنگلہ سروس
6-30 p.m	انتخاب سخن
8-00 p.m	بستان وقف نو
9-00 p.m	گفتگو
9-20 p.m	اردو تقریر
10-10 p.m	مشاعرہ
11-00 p.m	سوال وجواب

اتوار 9 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	بستان واقفین نو
2-35 a.m	حکایات شیریں
2-55 a.m	مشاعرہ
3-40 a.m	سوال وجواب
4-25 a.m	ایم ٹی اے ورائٹی
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	بستان واقفین نو
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-30 a.m	سوال وجواب
8-40 a.m	تقریر مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب
9-15 a.m	سیرت حضرت مصلح موعود
9-50 a.m	بستان واقفین نو
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
12-00 p.m	سپینش سروس
1-00 p.m	سوال وجواب
1-40 p.m	انڈونیشین سروس
3-00 p.m	بستان واقفین نو
3-50 p.m	انڈونیشین سروس
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	کوئز تاریخ احمدیت
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن وقف نو (اطفال)
9-00 p.m	خطبہ جمعہ: نشر مکرر
10-00 p.m	ایم ٹی اے ورائٹی
11-00 p.m	سوال وجواب

سوموار 10 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	گلشن وقف نو (اطفال)
2-30 a.m	بچوں کا پروگرام
3-00 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
3-40 a.m	سوال وجواب
5-10 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-55 a.m	گلشن وقف نو (اطفال)
6-55 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
7-25 a.m	سوال وجواب
8-30 a.m	کوئز روحانی خزائن
9-10 a.m	علمی خطابات
9-55 a.m	گلشن وقف نو (اطفال)
11-00 a.m	تلاوت خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
12-00 p.m	چائنیز سیکھئے
1-50 p.m	فرانسیسی سروس
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	گلشن وقف نو (اطفال)
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	زندہ لوگ
6-50 p.m	بنگلہ سروس
7-55 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	خطبہ جمعہ: نشر مکرر
10-10 p.m	علمی خطابات

ایبکس ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین
21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون 213694
☆کمپیوٹر ☆سلائی ☆سیلف کیٹر
دو ماہ کے خصوصی کورسز کا اجراء

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649 رہائش 211649

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، قمر کار، ریگی مخمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

بادی بواسیر کیلئے
تریاق بواسیر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

اتحاد برنر فیکٹری اینڈ اتحاد لائٹ ہاؤس

اتحاد لائٹ ہاؤس
جیا موسیٰ بس سٹاپ شیخوپورہ روڈ
لاہور فون: 7921469
اتحاد برنر فیکٹری
حق باہو روڈ گلشن سٹریٹ شاہدرہ
ٹاؤن لاہور فون: 7932237

سی پی ایل نمبر 29